حامد حسن قادری

(1887 - 1964)

مولوی حامد حسن قادری قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد کے ایک زمین دار خاندان میں پیدا ہوئے۔ بچھراؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ، رام پور میں داخل ہوئے۔ 1909 میں دسویں درجہ کا امتحان پاس کیا۔منشی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی سے 1910 میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے کامیاب ہوئے۔منشی فاضل اور اردو میں خصوصی صلاحیت کے امتحانات 1911 میں لاہور سے پاس کیے۔

مہو چھاونی کے ایک پارسی اسکول میں 1912 میں بحیثیت استادتقرّر رہوا۔ اگلے سال اسلامیہ ہائی اسکول، اٹاوہ میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1913 - 1927 کے دوران حلیم مسلم ہائی اسکول، کان پور کے ہیڈ مولوی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سینٹ جانس کالج، آگرہ میں 1927 میں لکچرر مقرر ہوئے اور 1945 میں اسی کالج میں صدر، شعبہ فارسی اور اردو مقرر ہوئے۔ 1954 میں اسی عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ موصوف اردو زبان کے ادیب، ناقد، مبصّر، شاعر، مترجم، مؤرخ اور تاریخ گو تھے۔ انھوں نے لگ بھگ 60 کتابیں تصنیف کیں۔ جس زمانے میں وہ کان پور میں مقیم تھے اسی عرصے میں انھوں نے بچّوں کا اردو رسالہ ''سعید'' جاری کیا جو کئی برس تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ انھوں نے بچّوں کے لیے بہت سی سبق آموز کہانیاں تصنیف کیں۔ کئی اہم فارسی کی کتابوں کے ترجمے اردو میں شائع کیے۔

موصوف کی نہایت اہم تصنیف ''داستان تاریخِ اردو'' ہے جس میں اردو نثر کی تاریخ ابتدائی دور سے لے کر 1960 تک مع نمونہ نثر دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔

4922CH15

چھُٹّی کا دن

پیارے بچّو! آج ہے چھٹّی کا دن
خوب کھیلو آج ہے چھٹّی کا دن

تیز ہوجاتے ہیں بچّے کھیل سے
جس طرح گاڑی کے پہیّے تیل سے

ہے ضروری کھیل پڑھنے کے لیے
جیسے پانی پیڑ بڑھنے کے لیے

عِلم سے ہوجاتا ہے روشن دماغ
تیل سے جس طرح جلتا ہے چراغ

کھیل سے بڑھتی ہے صحّت اس طرح
بھاپ سے چلتا ہے انجن جس طرح

علم سے یوں پختہ ہوتا ہے مزاج
جس طرح سورج کی گرمی سے اناج

کھیل سے ہوتا ہے خوش دل اس طرح
پھول کھِل جائیں ہوا سے جس طرح

کھیل سے رہتے ہیں بچّے تندرست
ذہن ہوجاتا ہے تیز اور جسم چُست

ہے ضروری علم بھی اورکھیل بھی
ہو نہ ان دونوں سے تم غافل کبھی

وقت جب پڑھنے کا آجائے پڑھو
خُوب کھیلو کھیل کا جب وقت ہو

(حامدؔ حسن قادری)

مشق

- **معنی یاد کیجیے:**

دماغ روشن ہونا	:	عقل تیز ہونا
پختہ	:	پکّا، مضبوط
غافل	:	بے خبر، بے پروا

- **غور کیجیے:**

☆ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیل بھی ضروری ہے۔

- **سوچیے اور بتائیے:**

1۔ شاعر نے چھُٹّی کے دن کو بچّوں کو کیا مشورہ دیا ہے؟

2۔ کھیل ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟

3۔ علم سے دماغ کس طرح روشن ہوتا ہے؟

4۔ شاعر نے کن چیزوں سے غافل نہ رہنے کو کہا ہے؟

● قواعد:

اس نظم میں کھیل اور علم کے فائدے بتاتے ہوئے شاعر نے دونوں کے لیے مختلف مثالیں پیش کی ہیں جیسے

(1) کھیل سے دل اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے پھول کھل جائیں

(2) علم سے دماغ یوں روشن ہوجاتا ہے جیسے تیل سے چراغ۔ ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتانے کو تشبیہ کہتے ہیں۔

● عملی کام:

کھیل اور علم کے بارے میں جو باتیں اس نظم میں کہی گئی ہیں، انھیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔